ضمیمہ اشاعۃ السنۃ

نمبر ۱۱ جلد ۲

مشتہرہ ذی قعدہ ۱۲۹۶ھ نومبر ۱۸۷۹ء

استشہاد

بر رسالہ

اقتصاد فی مسائل الجہاد

جو عام رائے کا آئینہ ہے

نمبر ۹ جلد ۲ اشاعۃ السنۃ مین **جو مضمون** شایع ہوا ہے (جسکا حاصل یہ ہے کہ حسب منشاء احکام نمبر ۱۰ اسے ۴۰ تک منجملہ احکام سنت متعلقہ امور معاشرت مندرجہ اشاعۃ السنۃ) رعایا ریاست برطانیہ کو اس ریاست کی مخالفت و بغاوت حرام ہے بلکہ اگر کوئی اور مخالف اس ریاست کا مقابلہ کرے تو اُسکی مدد کرنی بھی انپر حرام ہے۔ اور اسپر چند احادیث صحیح بخاری و سنن ابی داؤد سے (جنسے امن و امان دیگر غدر کا حرام ہونا اور صرف امن جتاکر ایک جگہ مین رہنے یا ملکر سفر کرنے سے امن و عہد کا پایا جانا اگو زبان کوئی عہد پیمان نہو ثابت ہوتا ہے) استدلال بھی موجود ہے **وہ مضمون** ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد کا اصل اصول و رکن رکین ہے **اسیر** مین اشاعۃ السنۃ اور اس ضمیمہ کے عامہ ناظرین سے استشہاد چاہتا ہون [illegible] اس پرچہ پر اپنے دستخط و مواہیر ثبت فرماوین بلکہ اور دس بیس سو دو سو اہل اسلام سے جو انکے قرب جوار مین رہتے ہون اور اس مضمون کو پسند کرتے ہون نیز دستخط کرا کے اصل پرچہ میرے پاس واپس بھیجین۔ اور جو صاحب اصل مسئلہ مین یا ہمارے بیان استدلال کی صحۃ مین کچھ شک و اختلاف رکھتے ہون وہ اپنے شک و اختلاف کی وجہ سے بذریعہ خط ہمکو آگاہ کرین۔ ہم تقریراً یا تحریراً انکی تسلی کرینگے اور انکی مخالفۃ سے کسی دوسرے کو مطلع نکرینگے۔ واللہ علی ما نقول وکیل۔ وکفی باللہ وکیلا۔ وکفی باللہ شہیدا **اس استشہاد** کو مین نے عام رائے کے معلوم کرنیکا آئینہ بنایا ہے۔ اور طبع و تشہیر رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد کو اسپر موقوف ٹھہرایا ہے۔ اس رسالہ کو مین نے شروع ۱۲۹۲ھ مین تالیف کیا اور بہت سا وقت اور روپیہ خرچ کر کے ہندوستان کا ایک سفر طویل کیا اور اکابر علماء ہندوستان کا اس رسالہ کے مضامین سے توافق رائے حاصل کیا۔ پھر باوجود اس کوشش و مشقت کے اُس رسالہ کو اسوقت تک اس خوف سے شائع نکیا کہ مبادا عوام مسلمان جو حقیقت اسلام مسائل اسلام خصوصاً مسئلہ جہاد سے واقف نہین اس مسئلہ کو نیا سمجھکر وحشت مین نہ پڑین اور اسکی تکذیب کیطرف متوجہ نہو کر وہ مقصود جو اس رسالہ کی تصنیف سے مدنظر تھا (یعنے اصلاح خیال عوام) حاصل نہو۔ جب ماہ ستمبر ۱۸۷۹ء مین وہ مضمون جو اس رسالہ کا رکن رکین ہے شائع ہوا۔ اور کسی مسلمان سے وحشت ناک کلمہ اس کی نسبت

بلکہ بہت لوگون نے اسکو پسند کیا اور اس رسالہ کا مشتہر ہونا چاہا - اس سے مجھے یقین ہوگیا کہ وہ رسالہ (اقتصاد) باعث وحشت عامہ مسلمانان نہوگا **اس یقین** کی زیادہ کرنیکو مینے یہ استشہاد شائع کیا ہے جس سے اور بہت مسلمانان کا توافق رائے میرا مدعا ہے - پس جو صاحب اس مضمون کو صحیح سمجھتے ہین علما ہون خواہ عوام جو اسکو خود پڑھ سکتے ہین یا دوسرے سے سنکر سمجھ سکتے ہین - وہ اپنے توافق رائے سے بذریعہ اپنی مہر یا دستخط کر مجھے اطلاع دین - اور اس شاہد دلربا (روحانی و ایمانی) کو جو نا اشناؤن کے خوف سے عرصہ چار سال سے حجاب مین چھپا ہوا ہے مشتاقون کی انجمن مین جلوہ گر ہونے کی اجازت دین - اور جنکو ہنوز اس سے نا اشنائی ہو وہ بحکم المکتوب نصف الملاقات بذریعہ خط وکتابت اپنی شکوک کے حجاب اٹھا کر اس سے اشنائی پیدا کرین - شاید وہ رسالہ جسمین وہ مضمون شائع ہوا ہے کسی صاحب کے نظر سے نگذرا ہو - اسلئے اسکو اس استشہاد مین بعینہ نقل کیا جاتا ہے - اور ناظرین کو اسپر رائے لگانے کا موقع دیا جاتا ہے

وھوھذا

(۱۰۱) - اپنے عہد و امان کو محفوظ رکھو - اپنی عہدی کے اگو وہ تمہارے مذہب کا مخالف اور کافر کیون نہو) جان و مال سے تعرض نکرو - بلکہ اگر کوئی اُن سے لڑے تو اسکو مارو اور اُن کا فرونکو مدد دو (بخاری ص ۴۲۹ جلد ۲

(۱۰۲) تمہارے مخالفون کیطرف سے کوئی پیغام لیکر آوے تو اسکو نہ قید کرو اور نہ مار ڈالو (ابوداؤد ص ۲۳ و ۲۴

(۱۰۳) بلکہ خلعت [illegible] کرو [illegible]

(۱۰۴) اگر کسی سے تمہارا زبانی یا تحریری عہد و پیمان کچھ نہو فقط ایک جگہہ باہم رہنے کا یا ایک راستہ ملکر چلنے کا اتفاق ہوا اور ایک دوسرے کیطرف سے امن کے خیال مین ہو تو یہ صورت بھی عہد کے حکم مین داخل ہے - اور ایسے عہد والے کی جان و مال سے بھی تعرض کرنا غدر و حرام ہے - صحیح بخاری ص ۳۷۹ سنن ابوداؤد ص ۲۵ جلد ۲

مولف کہتا ہے صحیح بخاری مین مسور وغیرہ سے مروی ہے کہ عروہ بن مسعود (مشرکین مکہ کے وکیل) نے مغیرہ بن شعبہ صحابی کو آنحضرت کے سامنے کہا - اے غادر - کیا مینے تیرے غدر و فساد کی اصلاح مین کوشش نہین کی اسکے اس کہنے کی وجہ یہ تھی کہ مغیرہ بن شعبہ اسلام سے پہلے ایک قوم کے ساتھ ہو کر چلا - راستہ مین انکو قتل کیا اور مال لوٹ لیا پھر آنحضرت کے پاس آکر مسلمان ہو گیا - آنحضرت نے فرمایا کہ تیرا اسلام تو ہمنے منظور کیا لیکن اس مال سے ہمکو کچھ تعلق نہین ہے - ابوداؤد کی حدیث مین ہے یہ اسلئے کہ یہ مال غدر ہے قسطلانی نے شرح بخاری مین اسکی تفصیل و غدر ہونیکی وجہ بیان کی ہے کہ مغیرہ بن شعبہ بنی مالک مین سے تیرہ ۱۳ آدمیون کے ساتھ مصر مین مقوقس (بادشاہ یا امیر مصر کا نام ہے) کے پاس گیا - مقوقس نے ان لوگونکی خاطر کی اور مغیرہ کی نکی مغیرہ کو اس سے حسد پیدا ہوا اسنے راستہ مین سبکو شراب پلا کر بیہوش ہونیکے بعد قتل کر دیا اور انکا مال لیکر آنحضرت کے پاس آکر اسلام قبول کیا - جب بنی مالک کو اسکی خبر پہنچی تو وہ لڑائی کو مستعد ہوئے - تب عروہ بن مسعود مذکور نے تیرہ ۱۳ آدمی کا خونبہا دیکر لڑائی ختم کی اور آنحضرت نے مغیرہ کو یہ بات فرمائی کہ یہ مال غدر ہے - مین اسکو لے نہین سکتا - اسکی وجہ یہ ہے کہ جب کبھی کسیکے ساتھ ہو کر چلنا

تو گویا ایک دوسرے کو امن دیتا ہے پھر ایک کو دوسرے کے جان و مال سے تعرض کرنا غدر ہے - اور غدر (کافر کے ساتھ کیون نہو) حرام ہے انتہی - یہ حدیث ہمارے رسالہ **الاقتصاد فی مسائل الجہاد** (جسکا ذکر ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ششم کے ضمیمہ مین کر چکے ہین) کی رکن رکین ہے -

اس حدیث کے فتوے سے ہم گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت و بغاوت کو (ان لوگو نکے حق مین جو اُنکے ظل حمایت مین با امن و امان آباد ہین اور انکی طرف سے شعار مذہبی کے ادا کرنے مین خود مختار و آزاد) حرام جانتے ہین اور اس گورنمنٹ کے مخالفو نکو مدد دینا ناجائز سمجھتے ہین - مین پہلے بھی کہہ چکا ہون اور اب دوبارہ کہتا ہون کہ ان باتوں کا اظہار مین اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہون اس سے کوئی غرض دنیاوی مدنظر نہین رکھتا -

میرے احباب و آشناسب جانتے ہین کہ مجھے اس گورنمنٹ سے عام مسلمانان رعایا سے علاوہ کچھ خاص تعلق نہین ہے - نہ مین گورنمنٹ کا ملازم ہون نہ پنشن خوار نہ جاگیر دار نہ کسی کمیٹی کا ممبر نہ کسی مجلس کا رکن و مشیر نہ کسی حاکم وقت کا ملاقاتی نہ کسیکا مصاحب - آجتک کسی سے کسی نوع کی منفعت ذاتی نہین اٹھائی - اور آئندہ تحصیل منفعت و تقرب حکام وقت کی نیت نہین رکھی - با اینہمہ ان باتونکو مین ظاہر کرتا ہون تو اس سے بجز ادائے اپنے فرض مذہبی کے و خیر خواہی و برادرانِ مسلمان بھائیون کے اور کچھ مقصود نہین رکھتا آگے معاملہ خدا سے ہے لوگ جو چاہین [illegible] ان باتونکو جس غرض پر چاہین محمول کرین

(اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۲ ص ۳۷۳ - ۳۷۵ و ص ۳۷۶)

راقم ابو سعید محمد حسین لاہوری